سوال

(215)امام طبرانی کا قول

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

توکیا ہم امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کو قبول کریں ؟(فتاوی المدینہ :124)

حافظ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے " معجم الصغیر " میں ایک حدیث لانے کے بعد اس کی سند یوں ذکر کی ۔

"حدثنا عبداللہ بن محمد بن جمعۃ الدمشقی حدثنا العباس بن الولید بن مزید اخبرنی ابی حدثنا ابن لھیعۃ" پھر اس کے بعد باقی سند لائے ۔ پھر فرمانے لگے کہ یزید بن ابی جبیب سے صرف ابن لہیعہ نے روایت کیا ہے اور ولید بن یزید ان لوگوں میں سے ہیں کہ جنہوں نے ابن لہیعہ سے کتابیں جلنے سے پہلے حدیث سنی تھی ۔ ''سوال یہ ہے کہ ابن لہیعہ کے ترجمہ میں اکثر محدثین نے یہ لکھا کہ اس کی کتابیں جل گئی ہیں ۔جلنے سے پہلے صرف عبادلہ ثلاثہ کا اس سے سماع ثابت ہے ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہم ایک تحفظ کی بنیاد پر ان کے قول کو قبول کریں گے کیونکہ ممکن ہے کہ ان سے یہ بات وہم کی وجہ سے نکل گئی ہو۔ واللہ اعلم ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

رواۃ کے حالات کی پہچان صفحہ :286

محدث فتویٰ